السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ ایک صحابی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رفاقت دینے کا وعدہ کیا تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں جس صحابی کی طرف اشارہ ہے وہ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ ہیں، ربیعہ فرماتے ہیں:

كُنتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ، قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ» (مسلم، الصلاة، فضل السجود» والحث علیہ، ح: 489)

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رات گزارتا تھا، میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں (مسواک وغیرہ) لے کر حاضر ہوتا۔ (ایک رات خوش ہوکر) آپ نے فرمایا: کچھ فرمائش کرو، میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اورچیز؟ میں نے کہا: بس یہی ایک فرمائش ہے۔ آپ نے فرمایا: سجدوں کی کثرت سے اپنی ذات کے لیے میری مدد کرو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ارادہ کیا۔ نہ کہ رفاقت عطا کرنے کا۔ اگر رفاقت عطا کرنے کا آپ نے وعدہ کیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ نہ فرماتے:

(فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)

''اس آرزو کو پورا کروانے میں) بہت زیادہ سجدے کرکے میرا تعاون کرو۔''

مطلب یہ تھا بہت زیادہ سجدے کرنے کی وجہ سے ربیعہ رضی اللہ عنہ کی فرمائش پوری ہونے میں سہولت پیدا ہوجائے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت انہی لوگوں کو حاصل ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بجالاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسولَ فَأُولـٰئِكَ مَعَ الَّذينَ أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيّـۧنَ وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّـٰلِحينَ وَحَسُنَ أُولـٰئِكَ رَفيقًا ٦٩ ... سورة النساء

''اور جو بھی اللہ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ ہیں، یہ بہترین رفیق ہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ:236

محدث فتویٰ